۷۸۶
۹۲

نسیم سرکارؒ کے خلاف

اسلامی عدالت

کا

محقّقانہ فیصلہ

ناشر: نورانی کمیٹی۔ جکھری۔
بالاسور۔ اڈیسہ

قیمت ۲ روپے

2020.09.03 22:12

اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں میں ایک بہت بڑا فتنہ اس دور میں نام نہاد صوفیوں اور پیروں کا ہے۔ ایسے صوفیوں نے شریعت اسلامیہ سے بے راہ روی اختیار کر کے ایک قیامت صغریٰ برپا کر رکھی ہے۔ اپنے ماننے والوں کو یہ حضرات تعلیم دیتے ہیں کہ شریعت اور ہے طریقت اور"۔ وہ خود گمراہ ہیں اور ایسی تعلیمات سے لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ "مقال العرفاء" میں فرماتے ہیں " شریعت تمام احکام جسم و جان، روح وقلب وجملہ علوم الٰہیہ ومعارف نا متناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے۔"

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں جہان کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے۔ اور اسکی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔ (بہجۃ الاسرار) اسی بہجۃ الاسرار میں سیدنا غوث اعظم کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ شرع کی پیروی دونوں جہان کی سعادت بخشتی ہے خبردار اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا۔

سیدنا غوث اعظم کے ان واضح ارشادات کے بعد اگر کوئی شخص خود کو سلسلۂ قادریہ کا علمبردار کہلاتے ہوئے معرفت کو شریعت سے جدا

سمجھے اور شریعت سے ہر بے راہ روی کو معرفت کا نام دے۔ کیا اسے غوث اعظم کا پیروکار اور سلسلۂ قادریہ کا علمبردار کہا جا سکتا ہے؟ کیا ایسی صورت میں دونوں جہاں کی سعادت وخوش بختی کا کوئی حصہ اسکے نصیبہ میں آسکتا ہے؟ اگرچہ وہ خود کو اولادِ غوث ہی کیوں نہ کہتا ہو۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں ہو

جس طریقت ومعرفت کو شریعت رد کردے وہ اصلاً طریقت و معرفت نہیں بلکہ الحاد وزندقہ ہے۔ سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ "مقال العرفا" میں فرماتے ہیں: "باجماعِ قطعی جملہ اولیائے کرام کا تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے اگر وہ شریعت کے مطابق ہوں تو حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول۔ تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے شریعت ہی مناط ومدار ہے، شریعت ہی محک ومعیار ہے۔"

سلسلۂ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ "عوارف المعارف" میں فرماتے ہیں: "کچھ فتنوں کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیا سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور وغلط میں ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کے ہوگئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے۔ ان کا یہ قول خالص الحاد وزندقہ ہے۔ اور اللہ کی بارگاہ سے دور ہو جانا ہے اسلئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرما دے وہ حقیقت نہیں

بے دینی ہے"۔ ایسے ہی صوفیوں اور پیروں میں ایک نام جناب نسیم اختر عرف سرکار، مقیم حال شیخ شاہی مسجد بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ کا ہے ان کو لے کر بھدرک، بالاسور اور میور بھنج کے علاقوں میں زبردست فتنہ برپا ہے ان علاقوں کے مسلمان دو گروپ میں بٹ چکے ہیں اور آئے دن مار پیٹ دنگا فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ نسیم اختر عرف سرکار اپنے اقوال واعمال کے ذریعے شریعت اسلامیہ کے قوانین کو مسخ کر رہے ہیں اور ان کے مریدین ومعتقدین ان کی خلاف شرع حرکتوں کو معرفت اور قلندری سے تعبیر کر کے رہی سہی کسر پوری کر دیتے ہیں۔ اسلام وسنت کے سچے متبعین جب ان کے ان معتقدات واعمال کے خلاف صدائیں بلند کرتے ہیں تو نتیجتاً آپس میں نزاعی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب مقامی علمائے کرام نے احقاق حق وابطال باطل کیا تو ان کے حمایتیوں نے انھیں طرح طرح کی دھمکیاں دیں، اور انھیں ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کے مظالم کی داستان بہت لمبی ہے اس کی تفصیل کے لئے مقامی اڑیا اخبار کے علاوہ اخبار مشرق کلکتہ ماہنامہ سنی آواز ناگپور، ماہنامہ نور مصطفےٰ پٹنہ، سنی دنیا بریلی شریف اور ماہنامہ قاری دہلی وغیرہ دیکھے جا سکتے ہیں۔

دوسرے علاقوں کی طرح بالاسور اور میور بھنج اضلاع کے چار گاؤں جلکھری، چاسا کھنڈ ہتال پڑا اور گوبند رائے پور میں نسیم اختر عرف سرکار کو لے کر نسیمی اور حبیبی کے نام سے دو پارٹیاں ہو گئیں۔

2020.09.03 22:12

دونوں میں برابر جھگڑا چلتا رہا۔ ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے منافرت بڑھتی رہی، رشتے منقطع ہوتے رہے یہاں تک کہ ہاتھا پائی کی بھی نوبت آئی۔ آخرکار رب ذوالجلال نے کرم فرمایا، سیدنا غوث اعظم کا فیضان کرم ہوا کہ دونوں پارٹیوں میں صلح کا جذبہ بیدار ہوا، حق جاننے کی لگن بیدا ہوئی۔ چنانچہ دونوں پارٹیوں نے مشترکہ طور پر مؤرخہ ۲۸ر جون ۹۲ء کو ایک میٹنگ طلب کی جسمیں باتفاق رائے یہ تجویز پاس ہوئی (جو اڑیا زبان میں ہے اس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے)

نیچے دستخط کرنے والے ہم باشندگان جکھڑی، چاسا کھنڈا کو بندر رائے پور روتال پدا نے آج کی میٹنگ میں یہ طے کیا کہ ہم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کو اپنے یہاں بلا کر کے ایک مذہبی جلسے کا انعقاد کریں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ نیم سرکار جو شیخ شاہی مسجد بھدرک میں مقیم ہیں ان کے بارے میں حضرت علامہ صاحب جو فیصلہ صادر فرمائیں گے ہم اسے بلا چون وچرا قبول کرلیں گے اور جو اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کرے گا وہ دین کا باغی سمجھا جائے گا۔

دستخط ۱: شیخ ضمیر الدین، شیخ سلیمان، جمشید علی، شیخ صبور، شیخ عبدالشکور رفیق خاں، ملک ریاست، شیخ عبدالکریم، شیخ ابراہیم، شیخ عبدالستار ملک علیم الدین۔ ان کے علاوہ ۶۸ ۔ افراد کے دستخط اس میں ثبت ہیں۔

اس تجویز کی نقل کے ساتھ ایک وفد نے مدرسہ فیض العلوم جمشید پور جاکر حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ سے ملاقات کی موجودہ

صورتِ حال سے مطلع کرتے ہوئے حضرت علامہ صاحب کی بارگاہ میں یہ درخواست گذاری کہ حضرت دستگیری فرمایئے نسیم صاحب کے متعلق آپ شرعی روشنی میں محققانہ فیصلہ کر کے ہمیں گمراہیت سے بچائیے اور راہِ حق سے ہمیں روشناس کر کے ہمارے مابین اختلافات کا خاتمہ کر دیجئے تاکہ اس فتنہ کا ہمیشہ کے لئے سدِّ باب ہو جائے۔

حضرت علامہ صاحب قبلہ نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود کرم فرماتے ہوئے اس قضیہ کے تصفیہ کے لئے ثالثی کی دعوت قبول کرلی اور اس کے لئے ۲ اگست ۹۲ء روز اتوار کی تاریخ متعین فرمائی۔ اور مقدمہ کی کارروائی کے طریقۂ کار پر مشتمل دو ورقی ایک خط بھی دونوں پارٹیوں کے نام لکھا جسکی من وعن نقل ہدیۂ ناظرین ہے:۔

علامہ کا گرامی نامہ

مؤرخہ ۲۶ جولائی ۹۲ء

حامیانِ نسیم سرکار و مخالفینِ نسیم سرکار

باشندگان چاسا کھنڈ و زکرئی وغیرہ

ہدیۂ سلام مسنون!

نسیم سرکار کے سلسلے میں کئی سال سے جو جھگڑا آپ دونوں فریق کے درمیان چل رہا ہے اسکے فیصلے کے لئے آپ دونوں فریق کی مشترک تحریر موصول ہوئی۔ آپ دونوں فریق نے جس خلوص کے ساتھ میرے اوپر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے اس کیلئے میں دونوں فریق کا شکریہ ادا کرتا ہوں

اس جھگڑے کے تصفیہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے بیس و پیش کا شکار ہوں کہ آجکل لوگوں میں حق پرستی کا جذبہ اتنا حادی نہیں ہے کہ فیصلہ اپنے خلاف بھی صادر ہوجائے تو اسے خوشدلی سے قبول کرلیں لیکن صرف اسلئے میں یہ ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ خدا کے یہاں اس بات پر میری پکڑ نہ ہو کہ جب دونوں فریق تمہاری بات ماننے کیلئے تیار تھے تو تم نے فیصلہ کیوں نہیں کردیا۔ فیصلے کی تاریخ میں ۲ اگست بروز اتوار ۱ بجے دن مقرر کرتا ہوں انشاء المولی تعالےٰ میں یکم اگست کو کسی وقت بھی بالیسر پہونچ جاؤں گا۔

واضح رہے کہ فیصلے کے سلسلے میں میرا طریقہ کار یہ ہوگا:

۱۔ سنی جبیتی جماعت کے نمائندگان نسیم سرکار کے خلاف شرعی الزامات کی بہت تفصیل کے ساتھ تحریری طور پر میرے سامنے پیش کریں گے اور انھیں شرعی طریقے پر ثابت کریں گے اور ان الزامات کا تحریری طور پر جواب دینے اور اپنی صفائی پیش کرنے کیلئے نسیم سرکار کو بذات خود میرے سامنے آنا ہوگا اور انھیں ہر الزام کا جواب تحریری طور پر دینا ہوگا۔

نسیم سرکار اگر خود حاضر نہیں ہوئے اور اپنی جگہ پر انھوں نے اپنا کوئی نمائندہ بھیجا تو وہ ہمارے لئے قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ ان کا نمائندہ ان کی طرف سے صفائی تو پیش کرسکتا ہے لیکن الزام ثابت ہوجانے کی صورت میں وہ ان کی طرف سے رجوع نہیں کرسکتا اسلئے فیصلے کی مجلس میں خود نسیم سرکار کی حاضری ضروری ہے۔

۲۔ مقدمہ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے نسیم سرکار اور ان کے

مخالفین کے نمائندگان کو یہ لکھ کر دینا ہوگا کہ مدعیان اور مدعا علیہ کے تحریری بیانات اور شہادتوں کی روشنی میں ہم از روئے شریعت محمدی جو فیصلہ صادر کر دیں گے دونوں فریق اسے بلا چون وچرا تسلیم کریں گے۔

۳: نسیم سرکار اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے اگر میرے سامنے حاضر نہیں ہوئے تو ایک جلسۂ عام میں ہم اپنا تحریری فیصلہ پڑھ کر سنا دیں گے جسے بلا چون وچرا سب کو تسلیم کرنا ہوگا۔

۴: نسیم سرکار کی حاضری کی صورت میں مقدمہ کی ساری کارروائی ایک بند کمرے میں ہوگی جسمیں مدعیان اور مدعا علیہ کے علاوہ دونوں فریق کے صرف پانچ پانچ نمائندے شریک ہوں گے مقامی حکومت کا کوئی نمائندہ بھی اس میں شریک رہے تو زیادہ بہتر ہے۔

نوٹ: میرے اس جواب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی صدر حبیبی سنّی جماعت و نسیم سرکار کو بھی پہنچا دی جائے اور مقامی حکام کو بھی اس سے مطلع کر دیا جائے۔

خیر اندیش: ارشد القادری عفی عنہ
چیرمین کل ہند مسلم پرسنل لا کانفرنس جمشید پور۔
26/7/92

حضرت علامہ صاحب سے تاریخ مل جانے کے بعد دونوں پارٹیوں کے افراد نے مشترکہ طور پر اس پروگرام کے انتظام واہتمام کے لئے نورانی کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی بنائی۔ اور اس کا جنرل سکریٹری جناب ضمیر الدین صاحب

(گوبند رائے پور مبور بھنج) کو منتخب کیا۔

قاضی شرع حضرت علامہ رشد القادری صاحب قبلہ کی مذکورہ تحریر میں صراحت کے ساتھ اس بات کا ذکر ہے کہ اس مجلس قضاء میں نسیم سرکار کی حاضری ضروری ہے اسلئے نورانی کمیٹی کے سکریٹری کی قیادت میں پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد حضرت علامہ کا خط لے کر نسیم سرکار کے پاس (شیخ شاہی مسجد واقع بھدرک) ۲۹ جولائی ۹۲ء کو دن میں پہونچا۔ اور ان سے گزارش کی کہ ہمیشہ کے جھگڑے اور فساد کے انسداد کے لئے مؤرخہ ۲ اگست ۹۲ء کو مجلس قضاء کا انعقاد ہو رہا ہے جسمیں قاضی شرع حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ سربراہ ادارۂ شرعیہ پٹنہ بحیثیت جج تشریف لا رہے ہیں۔ اس میں آپ پر لگائے گئے الزامات کے سلسلے میں شرعی فیصلہ ہوگا۔ لہذا آپ کا اس شرعی عدالت میں شریک ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ آپ اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی صفائی پیش کر سکیں حسب ارشاد حضرت علامہ صاحب قبلہ کی مندرجہ بالا تحریر بھی اس وفد نے نسیم صاحب موصوف کی بارگاہ میں پیش کیا تو انھوں نے وہ خط لینے سے انکار کر دیا۔ اور اس وفد کو ڈانٹ کر اپنے دربار سے نکال دیا۔ اس وفد نے وہاں سے واپسی پر اپنا جو بیان قلمبند کر کے علامہ کے روبرو پیش کیا۔ وہ اڑیا زبان میں ہے اس کا ترجمہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

وفد کا بیان

ہمارے علاقے چاسا کھنڈ، جکھری، گوبند رائے پور، اور تال پدا میں گذشتہ چار پانچ سال سے حبیبی و نسیمی گروپ کا مذہبی تناؤ چل رہا ہے اس تناؤ کے تصفیہ کے لئے ہمارے علاقے کے باشندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جمشید پور ٹاٹا سے حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کو بحیثیت جج مدعو کیا جائے اور فیصلے کی اس نشست میں سرکار نسیم اختر قادری صاحب کو بھی بلوایا جائے۔

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ کی بارگاہ میں پہونچ کر تمام حالات بیان کئے گئے تو علامہ صاحب قبلہ نے اپنی مصروفیات کے باوجود اس تناؤ کے تصفیہ کے لئے آئندہ ۲ اگست ۱۹۹۲ء کی تاریخ ہمیں عنایت فرمائی۔ اور ہمیں اس سلسلہ میں اپنے نوشتہ خط میں یہ تاکید کی کہ نسیم سرکار اور حبیبی سنی جماعت کو میرا یہ خط پہونچا دیا جائے

چنانچہ ہمارے گاؤں کے مندرجہ ذیل حضرات کو نسیم سرکار کے پاس جانے کے لئے مقرر کیا گیا ۱: شیخ ضمیر الدین ۲: شیخ صبور ۳: رفیق خاں ۴: ملک علیم الدین ۵: شیخ حمایت اللہ۔

ہم یہ پانچ حضرات مورخہ ۲۹ جولائی ۹۲ء بوقت ۱۱ ۱/۲ بجے دن سرکار کے پاس (بھدرک) پہونچے تقریباً دن کے ایک بجے تک ان سے ملاقات کر کے ساری باتیں تفصیلاً بتائیں۔ اور ہم نے علامہ صاحب

کا خط بھی پیش کیا تو نسیم سرکار نے کہا گو، بھاگو، بھاگو۔ یہاں تک کہ انھوں نے علامہ صاحب کا خط لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اس کے بعد ان کے دو دربانوں نے ہم کو وہاں پر کھڑا ہونے بھی نہیں دیا۔

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ حسب وعدہ یکم اگست ۱۹۹۲ء کو بالاسور تشریف لائے۔ موسم بڑا خراب تھا۔ آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور وقفہ وقفہ سے موسلا دھار بارش بھی ہوتی رہی اسلئے اب اس گاؤں میں مجلس قضاء کا انعقاد کرنا سخت مشکل ہو گیا تو نورانی کمیٹی کے سکریٹری جناب شیخ ضمیر الدین صاحب نے انجمن اتحاد المسلمین کے سکریٹری کے نام اپنی درخواست میں یہ گذارش کی کہ ہمارے یہاں بعض دشواریوں کے سبب اس قضیہ کی مجلس کا انعقاد از حد مشکل ہے۔ لہٰذا آپ بالیسر میں اس مجلس کے انعقاد کا بند وبست کر دیں چنانچہ انجمن اتحاد المسلمین کے سکریٹری شیخ اصغر علی نے ان کی اس درخواست کو خوشی خوشی قبول کر لیا اور مقدمہ کی سماعت کیلئے رضوی مسجد اردو بازار بالاسور میں انتظام کر دیا حسب اعلان ۲ر اگست ۹۲ء کے دن کے بارہ بجے مقدمہ کی مجلس منعقد ہوئی جسمیں ان چار گاؤں کے علاوہ جلیسر

قادریاں، تیگھری، بھدرک، سورو، شہر بالاسور و مضافات کے متعدد مقامات سے آئے ہوئے دونوں پارٹیوں کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قاضی شرع حضرت علامہ صاحب قبلہ نے سب سے پہلے جناب نسیم اختر عرف سرکار کی بارگاہ سے واپس آئے ہوئے وفد سے زبانی بیان لیا اور ساتھ ہی ساتھ ان کا تحریری بیان ترجمے کے ساتھ حضرت علامہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جب حضرت علامہ صاحب قبلہ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ نسیم صاحب موصوف نے اس مجلس قضاء میں حاضری سے راہِ فرار اختیار کیا ہے تو انھوں نے باضابطہ مقدمے کی سماعت کی کارروائی شروع کی۔

ضابطہ کے مطابق سب سے پہلے قاضیٔ شرع علامہ رشد القادری صاحب قبلہ نے دونوں پارٹیوں کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے گروپ کے پانچ پانچ نمائندوں کو منتخب کر کے میرے روبرو پیش کریں۔ چنانچہ دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے قاضی شرع حضرت علامہ کے روبرو پیش کر دیا۔ اس کے بعد حضرت علامہ صاحب قبلہ نے نسیم صاحب موصوف کے خلاف الزامات پیش کرنے کے لئے حبیبی پارٹی کو حکم دیا تو ان لوگوں نے متفقہ طور پر حضرت مولانا سید آل رسول صاحب حبیبی بھدرکی پرنسپل مدرسہ قادریہ پان سکوڑہ کو نسیم صاحب کے خلاف الزامات کی پیشی کے لئے اپنا وکیل نامزد کیا تو انھوں نے قاضیٔ شرع حضرت علامہ

ارشد القادری صاحب کے سامنے نسیم صاحب موصوف کے خلاف چھ الزامات پیش کئے۔ اور پھر ان الزامات پر علماء اہلسنت نے جو احکام شرع نافذ کئے تھے ان کی بھی وضاحت کی۔ نیز ان احکامات پر مشتمل علمائے اہلسنت کے تمام فتاویٰ کی اصل کاپیاں حضرت قاضیٔ شرع کی خدمت میں پیش کیں۔

حضرت علامہ صاحب قبلہ نے باضابطہ گواہوں سے جرح فرمایا۔ اس کے بعد فریق مخالف یعنی حامیانِ نسیم سرکار سے علامہ صاحب قبلہ نے صفائی پیش کرنے کا مطالبہ کیا، ان لوگوں نے اس سلسلے میں کوئی صفائی تو نہیں دی البتہ اپنی عقیدت اور ان سے وابستگی کے جواز کے لئے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس احترام کو پیش کیا جسے حضرت نے اپنی حیات ظاہرہ میں نسیم صاحب سے روا رکھا تھا۔ اس کا معقول اور مسکت جواب حبیبی پارٹی کے وکیل نے دیا۔ جسے آپ حضرت قاضیٔ شرع کے تفصیلی فیصلہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

پھر قاضیٔ شرع حضرت علامہ ارشد القادری نے یہ عام اعلان فرمایا کہ نسیم صاحب موصوف کے خلاف اس مجمع میں کسی کو کوئی شکایت ہو تو وہ پیش کر سکتا ہے۔

چنانچہ متعدد لوگوں نے جن میں سے اکثر نسیم صاحب کے مرید رہ چکے ہیں اپنی شکایتیں پیش کرتے ہوئے ان کی خلاف شرع

حرکتوں کی "چشم دید" گواہیاں دیں۔ اور علامہ صاحب قبلہ کو بتایا کہ ان کی ان حرکتوں کو دیکھنے کے بعد ہم ان سے نفرت و بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں اور ان کی بیعت توڑ دی ہے۔ اس کے بعد مقدمہ کی سماعت کی کارروائی لگ بھگ ۱½ بجے دن ختم کر دی گئیں۔

پھر حسب اعلان عشاء کی نماز کے بعد آڈیٹوریم ہال شہر بالاسور میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں بالیسر اور میور بھنج اضلاع کے کثیر افراد نے شرکت کی۔ علمائے کرام کی تقریریں ہوئیں۔ اور آخر میں حضرت سلطان المناظرین، فاتح ایشیا، رئیس القلم قائد اہلسنت قاضی شریعت، قاطع کفر و ضلالت حضرت علامہ

ارشد القادری صاحب قبلہ

بانی مدرسہ فیض العلوم جمشید پور۔ بہار

نائب صدر اسلامک مشن۔ (لندن)

(صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء کانفرنس دہلی)

سربراہ : ادارہ شرعیہ بہار (پٹنہ)

بانی : جامعہ مدینۃ الاسلام ہالینڈ،

نے قوانین شرع کی اہمیت اور معرفت کی شرعی حقیقت کو دلائل و براہین سے واضح فرمایا اور یہ فرمایا کہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی روح اپنی قبر اطہر پر تڑپ رہی ہے۔

2020.09.03 22:14

لہٰذا نسیم صاحب کے حمایتیوں کو میں متنبہ کرتا ہوں، کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر اپنا سر جھکا دیں کہ یہی حضور مجاہد ملت کی لت کین روح کا سبب بنے گا۔

اس کے بعد حضرت علامہ صاحب قبلہ نے اپنا قلمبند کیا ہوا یہ فیصلہ مجمع عام میں پڑھ کر سنایا۔

محققانہ فیصلہ

مؤرخہ : ۲ راگست ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عرصہ دراز سے بالیسر اور میور بھنج کے اضلاع میں سید نسیم اختر نام کے ایک پیر صاحب کے تعلق سے ۔ لوگوں کے درمیان سخت اختلاف چل رہا ہے ۔ یہاں تک کہ حبیبی اور نسیمی نام سے اس علاقے کے مسلمان دو پارٹیوں میں بٹ گئے ہیں اس جھگڑے کا اثر جب روزمرّہ کی زندگی پر پڑنے لگا تو میور بھنج اور بالیسر کے اضلاع کے چار گاؤں کے لوگوں نے ۲۸ جولائی ۱۹۹۲ء کو پنچایت کر کے اس تنازعہ کا فیصلہ کر چکے تھے مجھے ثالث منتخب کیا۔

ان لوگوں نے مجھے ایک وفد کے ذریعہ جو دعوت نامہ بھیجا تھا اس میں اس بات کو صراحت کے ساتھ لکھا تھا کہ ارشد القادری اس جھگڑے کا جو فیصلہ کر دیں گے ہم بلا چون وچرا اسے مان لیں گے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جو اسے نہیں مانے گا وہ دین کا باغی سمجھا جائیگا۔ چنانچہ دونوں فریق کی مشترکہ دعوت پر صرف مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے میں ہم نے ثالثی کی دعوت قبول کرلی اور مقدمہ کی سماعت کے لئے ۲ راگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار دس بجے دن کا وقت مقرر کیا۔

مقدمہ کی کارروائی سنانے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حبیبی پارٹی کو فریق اول کہوں گا اور نسیمی پارٹی کو فریق ثانی کے لفظ سے تعبیر کروں گا۔ اور نسیم اختر ملزم کے لفظ سے جانے جائیں گے۔ کیونکہ فریق اول کے سارے الزامات انہی کے خلاف ہیں۔

مقدمے کی کارروائی شروع ہونے سے قبل فریق ثانی کے نمائندوں نے بتایا کہ ہمارے پانچ آدمی نسیم سرکار کے پاس بھدرک گئے اور ان لوگوں نے نسیم سرکار سے درخواست کی کہ نسیمی اور حبیبی پارٹی کے درمیان بہت دنوں سے آپ کو لے کر جو جھگڑا چل رہا ہے

اس کے فیصلے کے لئے ہم چار گاؤں کے دونوں فریق نے مل کر جمشید پور کے مفتی علامہ ارشد القادری صاحب کو جج مقرر کیا ہے جسے علامہ نے منظور کر لیا ہے اور مقدمہ کی سماعت کی تاریخ ۲ر اگست بروز اتوار بوقت دس بجے دن مقرر کیا ہے۔ اس موقع پر آپ کی وہاں موجودگی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں علامہ ارشد القادری کا وہ خط بھی ہم نے انھیں پیش کیا جسے فریقین کی درخواست کے جواب میں انھوں نے لکھا تھا لیکن اس خط کو انھوں نے لینے سے انکار کر دیا اور نہایت ذلت کے ساتھ ہم لوگوں کو انھوں نے گو بھاگو کہہ کر اپنے یہاں سے نکال دیا۔

اس کے بعد عدالت نے مقدمے کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے فریق اول کو حکم دیا کہ ملزم کے خلاف ان کے الزامات کیا ہیں۔ وہ عدالت کے سامنے پیش کریں۔ فریق اول نے اپنے دعوے کی ترجمانی کے لئے مولانا سید آل رسول صاحب کو اپنا وکیل نامزد کیا۔

فریق اول کے وکیل نے اپنے مؤکلین کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ملزم کے ساتھ ہمارا کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے بلکہ ہمارا سارا اختلاف ملزم کے ان اقوال و اعمال سے ہے جو شریعت اسلامی کے احکام کو مجروح کرتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد فریق اول

کے وکیل نے ملزم کے خلاف جو الزامات پیش کئے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

ا:۔۔۔ ملزم نے ایک موقع پر کہا کہ ہم کسی عالم اور مفتی کو نہیں مانتے مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دے کر انھیں سولی پر چڑھا دیا۔

اس الزام کے ثبوت میں فریق اول کے وکیل نے مفتیٔ اعظم اڑلیسہ حضرت مولانا عبد القدوس صاحب اور الحاج شیخ شعبان علی رضوی کو بطورِ گواہ پیش کیا۔ ان ثقہ گواہوں کے ذریعہ الزام ثابت کرنے کے بعد فریق اول کے وکیل نے اسی الزام کے خلاف جامعہ حبیبیہ الہ آباد کے مفتی حضرت علامہ عاشق الرحمن صاحب خلیفہ مجاہد ملت کا فتویٰ پیش کیا جس میں انھوں نے تحریر فرمایا ہے کہ ملزم کے پورے جملے سے پتہ چلتا ہے کہ شرعی حیثیت سے ان عالم و مفتی کی بات ماننے سے انکار کیا ہے۔ یہ انکار چونکہ شریعت کے انکار کا مظہر ہے اس لئے یہ کفر ہے۔ اور ان کفر سے توبہ اور تجدید ایمان لازم ہے۔

۲:۔۔۔ فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف دوسرا الزام پیش کرتے ہوئے کہا کسی موقعہ پر ملزم نے مجاہد ملت کی قائم کردہ

تنظیم حبیبی سنی جماعت کے متعلق کہا کہ ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے۔ حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں۔

اس الزام کے ثبوت میں فریق اول کے وکیل نے الحاج لقمان علی رضوی اور الحاج عبد الستار حبیبی کو بطور گواہ پیش کیا۔

ان ثقہ گواہوں کے ذریعہ الزام ثابت کرنے کے بعد اس الزام کے خلاف مفتیٔ اعظم ہند علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف اور نائب مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی شریف الحق صاحب امجدی صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے فتاوے پیش کئے جن میں مفتیان کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر قائل نے یہ جملہ بطور دشنام کے کہا تو سخت گنہگار ہوا مگر کافر نہ ہوا۔ اور مسلم کو کافر جان کر کہا ہے تو قطعاً کفر ہے دونوں صورتوں میں توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے۔

چھ مہینے کے بعد ملزم نے حبیبی سنی جماعت کو کافر کہنے سے انکار کر دیا۔ جس کے ثبوت میں فریق اول کے وکیل نے ملزم کا ایک خط پیش کیا۔ جب اسکے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا تو بریلی شریف کے رضوی دارالافتاء سے علامہ اختر رضا خاں ازہری کا مصدقہ فتویٰ آیا کہ اس انکار کے بعد بھی ملزم کی تعظیم کرنا اور اس کے

پیچھے نماز پڑھنا شرعاً درست نہیں ہے۔ اور اس کے مریدین کو
چاہیے کہ اپنی بیعت فسخ کر کے کسی اچھے پیر سے مرید ہو جائیں۔

۳:۔۔۔ فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف تیسرا الزام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم نے جمعہ کے دن اپنی تقریر میں کہا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمادیا کہ محمد کسی کے باپ نہیں کسی کے بیٹے نہیں۔ نیز اسی تقریر میں ملزم نے یہ بھی کہا کہ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دیکھنا چاہے وہ گلاب کو دیکھ لے۔

ملزم کے ان دونوں اقوال کے ثبوت میں فریق اول کے وکیل نے بھدرک کے محمد ادریس خان حبیبی اور بالیسر کے شیخ کلیم الدین حبیبی کو بطور گواہ کے پیش کیا۔ ثقہ گواہوں کے ذریعہ الزام ثابت کرنے کے بعد فریق اول کے وکیل نے ان اقوال کے خلاف علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف کا مصدقہ فتویٰ پیش کیا جسمیں مفتیانِ کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ ملزم کا پہلا قول مردود، باطل اور کفر ہے۔ مریدین پر فسخ بیعت لازم ہے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ رکھنا جائز نہیں۔ اور جبتک توبہ و تجدید ایمان نہ کرے اس پر مرتد کے احکام جاری رہیں گے۔ اور ملزم نے اپنے دوسرے قول میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو بات منسوب کی ہے وہ صریح کذب اور

افترا ہے اور اس کا قائل بمطابق حدیث شریف جہنم کا مستحق ہے

۴:۔۔۔ فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف چوتھا الزام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم تصویر کھینچوانے کا عادی ہے جس کے ثبوت میں جالیسر کے عبدالحق عرف روپ چاند، بالیسر کے شیخ کلیم الدین حبیبی، اور بھدرک کے محمد ادریس خان حبیبی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اور ملزم کی چند تصویریں بھی عدالت کے سامنے پیش کیں۔

ثقہ گواہوں سے الزام ثابت کر چکنے کے بعد فریق اول کے وکیل نے اس الزام کے خلاف علامہ اختر رضا خاں ازہری کا مصدقہ فتویٰ پیش کیا جس میں بریلی شریف کے مفتیانِ کرام نے لکھا ہے کہ تصویر کشی حرام ہے ناجائز ہے۔

۵:۔۔۔ فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف پانچواں الزام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم مسجد کے احاطے میں قوال اور قوّالہ کا ٹیپ کیا ہوا ریکارڈ سنتا ہے۔ اس الزام کے ثبوت میں فریق اول کے وکیل نے مولانا نشاط رحمانی اور مولانا نسیم الدین حبیبی کو بطورِ گواہ پیش کیا۔

ثقہ گواہوں سے الزام ثابت کرنے کے بعد فریق اول کے وکیل نے علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف کا فتویٰ

پیش کیا۔ جس پر مولانا عبد الرب صاحب خلیفہ مجاہد ملت کی تصدیق ثبت ہے۔ مفتیانِ کرام نے لکھا ہے کہ شرعاً یہ حرام، بد کام اور بد انجام ہے۔

۶: فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف چھٹا الزام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم غیر عالم ہونے کے باوجود غلط فتوی دیتا ہے۔ غلط مسئلہ بتاتا ہے جس کے ثبوت میں انھوں نے بتایا کہ ملزم نے ایک دیہات میں جہاں پوری آبادی غیر مسلموں کی ہے مسلمان کا ایک گھر بھی نہیں ہے۔ صرف ایک بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں جمعہ کی نماز قائم کی۔ اور جب لوگوں نے سوال کیا تو بتایا کہ جس جگہ کسی بزرگ کا مزار ہوتا ہے وہ جگہ شہر کے حکم میں ہے۔

اس الزام کے ثبوت میں فریقِ اول کے وکیل نے حاجی لقمان علی رضوی اور محمد ادریس خاں حبیبی کو بطور گواہ کے پیش کیا۔

ثقہ گواہوں کے ذریعہ الزام ثابت کرنے کے بعد فریق اول کے وکیل نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے صدر مفتی علامہ شریف الحق صاحب امجدی کا یہ فتوی پیش کیا جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔ اس شخص نے وہاں جمعہ قائم کرکے متعدد گناہوں کا ارتکاب کیا۔

۱:۔ دیہات میں جمعہ قائم کیا۔ ۲:۔ خود ظہر کی نماز چھوڑی۔

2020.09.03 22:17

پیش کیا۔ جس پر مولانا عبد الرب صاحب خلیفہ مجاہد ملت کی تصدیق ثبت ہے۔ مفتیانِ کرام نے لکھا ہے کہ شرعاً یہ حرام، بدکام اور بدانجام ہے۔

۶: فریق اول کے وکیل نے ملزم کے خلاف چھٹا الزام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم غیر عالم ہونے کے باوجود غلط فتوی دیتا ہے۔ غلط مسئلہ بتاتا ہے جس کے ثبوت میں انھوں نے بتایا کہ ملزم نے ایک دیہات میں جہاں پوری آبادی غیر مسلموں کی ہے مسلمان کا ایک گھر بھی نہیں ہے۔ صرف ایک بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں جمعہ کی نماز قائم کی۔ اور جب لوگوں نے سوال کیا تو بتایا کہ جس جگہ کسی بزرگ کا مزار ہوتا ہے وہ جگہ شہر کے حکم میں ہے۔

اس الزام کے ثبوت میں فریقِ اول کے وکیل نے حاجی لقمان علی رضوی اور محمد ادریس خاں حبیبی کو بطور گواہ کے پیش کیا۔

ثقہ گواہوں کے ذریعہ الزام ثابت کرنے کے بعد فریق اوّل کے وکیل نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے صدر مفتی علامہ شریف الحق صاحب امجدی کا یہ فتوی پیش کیا جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔ اس شخص نے وہاں جمعہ قائم کر کے متعدد گناہوں کا ارتکاب کیا۔

۱:۔ دیہات میں جمعہ قائم کیا۔ ۲:۔ خود ظہر کی نماز چھوڑی۔

۳: مسلمانوں کی بھی ظہر کی نماز قضا کرائی۔ ۴: غلط مسئلہ بتایا۔
۵: بے علم ہو کر فتویٰ دیا۔

فریقِ اول کی طرف سے ملزم کے خلاف بیانات مکمل ہو جانے کے بعد عدالت نے فریقِ ثانی کے نمائندوں سے کہا کہ ملزم کی طرف سے آپ حضرات جو صفائی پیش کرنا چاہیں وہ پیش کریں انھوں نے ملزم کے خلاف عائد کردہ الزامات کی کوئی صفائی نہیں پیش کی صرف اتنا کہا کہ مجاہد ملت ملزم کی تعظیم کرتے تھے اس لئے ہم لوگ بھی اس کی تعظیم کرتے ہیں اس کا جو جواب فریقِ اول کے وکیل نے دیا۔ اس کی تفصیل آنے والے صفحات میں درج ہے۔

اس کے بعد عدالت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ملزم کے خلاف اس مجمع میں کسی کو کوئی شکایت ہو تو وہ پیش کر سکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد بہت سے لوگوں نے ملزم کے خلاف اپنی شکایات پیش کیں جس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱: — ملزم نوجوان لڑکیوں سے خلط ملط رکھتا ہے۔ ان سے اپنے پاؤں اور بدن دبواتا ہے۔ جب لڑکیاں ملزم کے کمرے میں ہوتی ہیں تو ملزم کی طرف سے سخت پابندی ہوتی

ہے کہ کوئی اِدھر نہ آنے پائے۔ چند لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ کچھ مخصوص لڑکیاں ہیں جنھیں ایک مخصوص قسم کا پاس دیا گیا ہے دربان کو وہ پاس دکھلا کر دن یا رات کے کسی حصّے میں بھی وہ ملزم کے پاس جا سکتی ہیں۔

۲:۔۔۔ متعدد لوگوں نے یہ بیان دیا کہ وہ ملزم کے مرید تھے اور ان کی خلاف شرع حرکتوں کو دیکھ کر انھوں نے بیعت توڑ دی ایسے لوگوں کی تعداد کئی سو سے بھی متجاوز ہے۔

۳:۔۔۔ ایک نومسلم نے بیان دیا کہ جب وہ ملزم کے سامنے اسلام قبول کرنے کے لئے آیا تو ملزم نے اسے ڈانٹ کر بھگا دیا۔ اسی نے بتایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر اس نے ملزم سے ملاقات کی اور اسے اطلاع دی کہ میں بھدرک کے مفتی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکا ہوں تو ملزم نے اس بات پر بھی ناخوشی کا اظہار کیا۔

۴:۔۔۔ کچھ لوگوں نے اپنے بیان میں بتایا کہ ملزم نے بہت بڑی تعداد میں غنڈے پال رکھے ہیں جو اس کی خلاف شرع حرکتوں کے خلاف زبان کھولنے والوں کو بری طرح مارتے پیٹتے ہیں۔ اور اس کا جینا دوبھر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ

2020.09.03 22:17

اسی طرح کے حملے میں بھدرک میں ایک آدمی کی موت بھی واقع ہو گئی۔ اور اس سلسلے میں بہت سے مقدمات ہیں جو اس وقت کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔

جالیسر کے ایک شخص نے جو ملزم کا بہت خاص مرید تھا اس نے بتایا کہ ملزم نے ایک سنّی عالم دین کے متعلق خود مجھے حکم دیا کہ اسے پٹواؤ۔

۵: ـــــ کچھ لوگوں نے کہا کہ ملزم کے چھوٹے بھائی عمرہ ادا کرنے لئے مکہ معظمہ گئے تھے عمرہ کرنے کے بعد انھوں نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ میں نے آپ کی طرف سے بھی عمرہ کیا ہے اس لئے آپ بھدرک میں اپنے بال منڈوا لیجئے۔

واضح رہے کہ ملزم عورتوں کی طرح شانے تک لٹکے ہوئے لمبے بال رکھتا ہے۔ چھوٹے بھائی کا خط ملنے کے بعد ملزم نے اپنے بال مونڈوا لئے۔ اور اپنے سارے مریدین ومعتقدین کو حکم دیا کہ وہ بھی اپنے اپنے بال منڈوا لیں۔ آدھے حج کا ثواب ملے گا۔ اس موقعہ پر ایک سنّی عالم دین نے بال مونڈوانے سے انکار کیا تو ملزم کے غنڈوں نے مار مار کر بے حال کر دیا۔

۶:۔۔۔۔ اڈیسہ کے ایک مشہور سنی عالم دین نے جو نعت گو شاعر بھی ہیں، بتایا کہ میں اپنی نعتوں کا چھپا ہوا مجموعہ لے کر نسیم اشرف صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے دعا کی درخواست کی یہ سنتے ہی وہ غصے میں آ گئے اور کہا کہ بھاگو یہاں سے۔ میں نات بھات کچھ نہیں جانتا۔

۷:۔۔۔۔ بہت سے لوگوں نے بتایا کہ ملزم نماز کا پابند نہیں ہے۔ صبح کی نماز وہ عموماً قضا کرتا ہے۔ کیونکہ رات کو ایک بجے تک وہ ٹی وی دیکھتا ہے۔ اسلئے عام طور پر وہ صبح نو بجے سو کر اٹھتا ہے۔

۸:۔۔۔۔ کچھ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ ملزم نے اپنی خلاف شرع حرکتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے مریدین و معتقدین کو یہ پٹی پڑھائی ہے کہ وہ قلندری سلسلے سے تعلق رکھتا ہے ایسے لوگ اگر گناہ کا کام بھی کریں تو برا نہیں ماننا چاہیئے۔ کہ عام لوگ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس رمز کو سمجھنا اہل معرفت ہی کا کام ہے۔

۹:۔۔۔۔ عدالت کے سامنے مختلف پوز میں ملزم کی چند تصویریں بھی پیش کی گئیں۔ ان میں سے ایک تصویر میں ملزم اپنے معتقدین

2020.09.03 22:17

کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور اسی کا ایک مرید یا معتقد گا بجا
پی رہا ہے۔ یہ بھی لوگوں نے بتایا کہ ملزم کے بہت سے معتقدین
اس کی تصویر اپنے گھروں میں تبرک کے طور پر رکھتے ہیں اور
اس پر پھول چڑھاتے ہیں۔

۱۰:۔۔۔ کچھ لوگوں نے ملزم کے بھائی کے متعلق بتایا کہ وہ شام
کے وقت نوجوان لڑکیوں کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر گھومنے نکل
جاتا ہے۔ کبھی کبھی وہ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ بیڈمینٹن
بھی کھیلتا ہے۔ ملزم کے مریدین و معتقدین اسے چھوٹے
سرکار کے نام سے پکارتے ہیں۔

۱۱:۔۔۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ ملزم کے مریدین و معتقدین
عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے پیر کی صرف اس لئے تعظیم
کرتے ہیں کہ حضرت مجاہد ملت ان کی تعظیم کیا کرتے تھے
فریق اول کے وکیل نے اس کا جواب یہ دیا کہ مجاہد ملت
کے زمانے میں ان کے اندر یہ برائیاں نہیں تھیں جو آج
پیدا ہو گئی ہیں۔
اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مجاہد ملت کے زمانے
میں انھوں نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ آج ان کی زبان

ان کی زندگی جس طرح شریعت کے خلاف بے لگام ہو گئی ہے اگر مجاہد ملت کے زمانے میں ہو گئی ہوتی تو وہ بھی ان کے خلاف وہی فتویٰ دیتے جو آج مشاہیر علمائے اہلسنت نے دیئے ہیں۔ کیونکہ مجاہد ملت ناموس شریعت کے بہت بڑے محافظ تھے۔

سیّد ہونے کی نسبت کا جواب دیتے ہوئے فریق اول کے وکیل نے کہا کہ کفر کے ارتکاب کے بعد سیّد ہونے کی نسبت کا کوئی احترام نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ خود مجاہد ملت نے بھی ان دیوبندی مولویوں کی جو اپنے آپ کو سیّد کہتے تھے کبھی تعظیم نہیں کی۔

۔ اخیر میں ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ جس زمانے میں ہم نے بیعت نہیں توڑی تھی اور پیر صاحب کے ساتھ عقیدت کا رشتہ استوار تھا ایک دن پیر صاحب کسی بات پر ہم سے ناراض ہو گئے۔ میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ اسی حالت میں وہ میرے پاس آئے اور نمازی کی حالت میں انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر کر دیا۔ میں دو رکعت پڑھ چکا تھا اور تیسری رکعت پڑھ رہا تھا کہ میرے ساتھ یہ

2020.09.03 22:18

حادثہ پیش آیا۔

نوٹ:- یہ سارے بیانات ریکارڈ میں محفوظ ہیں فریق اول کے وکیل کے پاس ہیں۔

انفرادی طور پر ملزم کے خلاف لوگوں کے بیانات شرعی ثبوت کا درجہ نہیں رکھتے اس لئے فتوے کی زبان میں کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا ہے لیکن ان واقعات کی روشنی میں ضرور اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ملزم شریعت کی بیحرمتی کرنے میں جری ہے اور اپنی غیر شرعی زندگی کے تحفظ کے لئے داخلی اور خارجی طور پر نہایت مضبوط اور منصوبہ بند انتظام کر لیا ہے۔

بہر حال یہ ذمہ داری اڈیسہ کے مقامی حکام کی ہے وہ یہاں کے بھولے بھالے عوام کو فریب کا شکار ہونے سے بچائیں اور ان لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کریں۔ جو ملزم سے منحرف ہو گئے ہیں اور ملزم کے آدمیوں کے ذریعہ آئے دن ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے رہتے ہیں

2020.09.03 22:18

فیصلہ

ثقہ گواہوں کے ذریعہ میری عدالت میں فریق اول
کے وکیل نے ملزم کے خلاف سارے الزامات شرعی طریق
پر ثابت کر دیئے۔ اسی کے ساتھ اہلسنت کے بادن مشاہیر
علمائے اہلسنت کے وہ اصل فتاوے بھی پیش کئے جن میں
ملزم کے خلاف کفر و ارتداد اور فسق و ضلالت کے احکام
صادر کئے گئے ہیں۔

لہٰذا میں قاضی شرع ہونے کی حیثیت سے ان سارے فتوؤں کی
توثیق کرتے ہوئے شریعت کے ان احکام کو ملزم پر نافذ کرتا ہو
ں جو فتاوی میں ملزم کے خلاف عائد کئے گئے ہیں۔ اور ملزم کو
حکم دیتا ہوں کہ وہ خدا ترسی کے جذبے میں شریعت کا احترام کر
تے ہوئے فوراً توبۂ صحیحہ شرعیہ کے بعد اپنے اسلام کی تجدید
کرلیں۔ اگر ملزم نے اس حکم شرعی کو ماننے سے انکار کیا تو مسلمانوں پر
فرض ہے کہ وہ ملزم سے سارے اسلامی تعلقات توڑ لیں۔ جو

2020.09.03 22:19

لوگ ملزم سے مرید ہیں وہ اپنی بیعت فسخ کریں ان کے پیچھے نماز
نہ پڑھیں اور اس کے ساتھ تعظیم و تکریم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ جو
لوگ اس حکم شرعی کی خلاف ورزی کریں گے وہ شریعت کے باغی
اور خدا اور رسول کے نافرمان سمجھے جائیں گے۔

نیسمی حضرات کی دعوت پر بھدرک اور بالیسر کے علاقوں
میں تشریف لانے والے اہلسنت کے علماء و خطباء سے میں مؤدبانہ
درخواست کرتا ہوں کہ وہ ملزم کے مریدین و معتقدین پر اچھی طرح
واضح کر دیں کہ ملزم کے خلاف ملک کے باوقار علمائے اہلسنت نے
جو فتاوے صادر کئے ہیں انھیں از روئے شرع ان کا احترام
کرنا چاہیئے۔

اگر اس سلسلے میں ہمارے علماء نے نرم رویہ اختیار کیا
تو ملک میں اہلسنت کے دار الافتاء کا کوئی وقار باقی نہیں رہ جائیگا
اور ہمارے عوام علماء کی گرفت سے آزاد ہو جائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم و احکم وھو احکم الحاکمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی صاحب الشریعۃ الغراء سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

کتبہ ارشد القادری صدر کل ہند مسلم پرسنل لا کانفرنس دہلی
نزیل بالیسر اڑیسہ ۲۲ اگست ۱۹۹۲ء

2020.09.03 22:

ضروری: اس فیصلے کی ایک کاپی یہاں کے مقامی حکام کے پاس اور ایک نسیم اختر صاحب کے پاس جو اصل مدعیٰ علیہ ہیں پہنچا دی جائے۔

ارشد القادری عفی عنہ